سوال

(578)مشرک کا ذبیحہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مشرک کے ذبیحہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ یعنی اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، نیز جو شخص خود کو مسلمان کہلاتے ہیں اور شرک کا ارتکاب بھی کرے ان کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ذبح کرنا بھی ایک عبادت ہے جو مشرک سے قبول نہیں کی جاتی، اس لیے جو بنیادی طور پر مشرک ہیں مثلاً ہندو سکھ اور بدھ مت وغیرہ ان کا ذبیحہ حرام ہے البتہ وہ اہل کتب جو سماوی شریعت کے قائل ہیں قرآنی صراحت کے مطابق ان کا ذبیحہ جائز قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَطَعامُ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ حِلٌّ لَكُم ۱ [1]

''اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے جائز ہے۔''

اس آیت کریمہ میں کھانے سے مراد ذبیحہ ہے لیکن اس کے لیے بھی شرط ہے کہ حلال جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے، نزول قرآن کے وقت اہل کتاب کی دو اقسام میں شرک پایا جاتا تھا جیساکہ قرآن میں ہے کہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے تھے، اس کے باوجود ان کے ذبیحہ کو مشروط طور پر ہمارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے، اسی طرح دور حاضر کے مسلمان جو معیاری نہیں ہیں البتہ کلمہ گو، نماز و روزہ کے قائل و فاعل ہیں، اگر بظاہر کوئی شرکیہ کام کریں تو ان کا ذبح کردہ جانور حرام نہیں ہوگا، ہاں اگر وہ شرک و بدعت کو اپنے لیے حلال سمجھتے ہوں۔ ضد اور ہٹ دھرم کے طور پر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے ذبیحہ سے اجتناب کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ اگر کسی انسان میں شرک کے اسباب موجود ہوں تو اسے مشرک قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ وہاں کوئی موانع نہ ہوں، اگر اسباب کے ساتھ کوئی رکاوٹ یا مانع موجود ہو تو انہیں مشرک نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کی وضاحت ہم نے اپنی تالیف ''مسئلہ ایمان و کفر'' میں کی ہے، مکتبہ اسلامیہ سے اسے حاصل کرکے اس کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

---

[1]المائدۃ/۵:۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:479

محدث فتویٰ